انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

اکرام الٰہی

بجواب

انعام الٰہی

حضرت مولانا مفتی عزیز احمد صاحب لاہوری رح

گذارش

مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو خطبہ عوام کے سامنے دیا۔ (جو رسالہ انعام الٰہی کے نام سے شائع ہوا) اس کے جواب میں یہ چند سطریں لکھی گئی ہیں۔ تاکہ مسلمان دور حاضرہ کی فتنہ انگیزیوں سے محفوظ رہیں اور اہل انصاف حق قبول کرنے میں کچھ عار نہ کریں۔ والسلام!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العلمين والصلوٰة والسلام علىٰ خاتم النبيين الذى لا نبى بعده، ابداالآبدين وعلىٰ اله واصحابه وازواجه امهات المؤمنين وعلىٰ اولياء امته اجمعين ۰ اما بعد!

مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ مرزا قادیانی نے آیہ کریمہ: ''يـاايها الذين اٰمنو من يرتد منكم عن دينه فسوف يأتي الله بقوم يحبهم ويحبونه اذلة على المؤمنين اعزة على الكافرين يجاهدون في سبيل الله (المائدہ:۵٤)'' کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ اے ایمان والو! اگر تم میں سے کوئی شخص بھی تمہارے نظام دین سے الگ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں تمہیں ایک قوم دے گا جو مؤمنوں کے ساتھ انکسار کا تعلق رکھنے والے اور کفار کی شرارتوں کا نہایت دلیری سے مقابلہ کرنے والی ہوگی۔'' اس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ احمدی حق پر ہیں اور غیر احمدی غلطی پر۔ کیونکہ اگر غیر احمدی حق پر ہوتے تو پانچ لاکھ احمدیوں کے مرتد ہونے کے بعد پچاس لاکھ غیر مسلم اسلام میں داخل ہونے چاہئیں تھے اور جب کہ ایسا نہیں ہوا تو غیر احمدیوں کا مذہب غلط ہوا اور احمدیوں کا حق ہوا۔ کیونکہ اگر ایک احمدی اپنے مذہب کو چھوڑ دیتا ہے تو کئی غیر احمدی، احمدیوں میں آجاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو جاتا ہے۔

اس مضمون کو بہت لمبا چوڑا کیا ہے۔ کروڑوں، اربوں کی ضربیں لگائی ہیں۔ مگر مقصد

صرف یہی نکالا ہے کہ احمدی حق پر ہیں۔ ہم اس خطبہ پر نمبروار سوال کرتے ہیں۔ اس سے پیشتر آیت کا پورا صحیح ترجمہ پیش کرتے ہیں۔

"اے ایمان والو جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا (تو اس سے اسلام کو کچھ نقصان نہیں ہوسکتا) ان کے بدلے اللہ تعالیٰ ایسے لوگ لائے گا جن سے اللہ تعالیٰ محبت فرمائے گا وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں گے۔ مسلمانوں پر بڑے نرم اور کافروں کے مقابلہ میں بڑے سخت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑیں گے۔ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کریں گے۔"

آیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کچھ لوگ اسلام کے اصول سے پھر جائیں گے تو ان کے بدلے اللہ تعالیٰ اور دوسرے لوگ اسلام میں داخل فرمادے گا۔ آیہ کریمہ میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس کے معنی ایک کے ہوں۔ لفظ من عام ہے۔ ایک، دو، اس سے زائد سب پر بولا جاتا ہے۔ شرح جامی میں ہے۔

"لفظ من مثل ما یستوی فیهما المفرد والمثنیٰ والجموع والذکر والانثیٰ"

لہٰذا من کا ترجمہ ایک کرنا اور اس کے بدلے ایک قوم کا لانا اللہ تعالیٰ پر لازم قرار دینا ہے۔ یہ خلیفہ صاحب کی نرالی منطق ہے۔ صحیح ترجمہ اصول کے مطابق وہ ہے جو ہم نے کیا ہے اور اگر بالفرض خلیفہ صاحب کا ترجمہ مان لیا جائے تب بھی خلیفہ صاحب کا مقصد حاصل نہیں ہوتا کیوں کہ آیت کریمہ میں ان لوگوں کے یہ اوصاف بیان فرمائے۔

۱...... اللہ تعالیٰ سے محبت کریں گے۔

۲...... مؤمنوں پر بڑے مہربان۔

۳...... کافروں پر بڑے سخت۔

۴...... اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے۔

۵...... کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کریں گے۔

ہم خلیفہ صاحب اور ان کی پوری جماعت سے سوال کرتے ہیں کہ کیا ان کے اندر یہ

اوصاف پائے جاتے ہیں۔ کیا کافروں پر سختی اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا کوئی تصور احمدیوں میں موجود ہے؟ ہرگز نہیں۔ "هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين (البقرہ:۱۱۷)" بلکہ ان کی ساری کی ساری تحریریں اس کے خلاف ہیں۔ ان کے مذہب کی بنیاد کفار سے دوستی، کفار کی تعریف، کفار کی چاپلوسی پر ہے اور جہاد کے منسوخ ہونے پر ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا ہے۔ انگریز نے اس جماعت کو مسلمانوں کے مقابلہ میں صرف جہاد کا جذبہ مسلمانوں سے فنا کرانے کی غرض سے کھڑا کیا ہے۔

مرزا قادیانی کی اکثر کتابیں انگریزوں کی تعریف اور مسلمانوں کی مذمت سے پر ہیں۔

۱...... (تریاق القلوب ص ۲۷، خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۵) پر لکھتے ہیں کہ: "میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ ان سے پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔ پھر میری اور میری جماعت کی پناہ یہ سلطنت ہے یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے۔ یہ امن نہ مکہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں۔"

چنانچہ (درثمین ص ۱۳۲) پر لکھا ہے کہ۔

تاج و تخت ہند قیصر کو مبارک ہو مدام
ان کی بادشاہی میں میں پاتا ہوں رفاہ روزگار

۲...... (ایام الصلح ص ۲۶، حمامۃ البشریٰ ص ۱۳، نور الحق حصہ اوّل) پر لکھا ہے کہ: "اگر گورنمنٹ برطانیہ کی اس ملک میں سلطنت نہ ہوتی تو مسلمان مدت سے مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر کے معدوم کر دیتے۔"

۳...... (درثمین ص ۵۴) پر ہے۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو رکھتا ہے اعتقاد

۴...... (ضمیمہ تریاق القلوب ص۳۸۹، ۳۹۰، خزائن ج۱۵ ص۵۱۷، ۵۱۸) پر لکھا ہے کہ: ''یاد رہے کہ مسلمانوں کے فرقوں میں سے یہ فرقہ جس کا میں امام ہوں ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس فرقہ میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں اور نہ اس کا انتظار ہے۔ یعنی اب بھی جہاد فرض نہیں سمجھتا اور آئندہ بھی جہاد فرض نہیں سمجھے گا۔''

۵...... (اخبار الحکم مورخہ ۷؍فروری ۱۹۰۳ء) میں لکھا ہے کہ: ''فرقہ احمدیہ کی خاص علامت یہ ہے کہ وہ نہ صرف جہاد کو موجودہ حالت ہی میں رد کرتا ہے۔ بلکہ آئندہ بھی کسی وقت اس کا منتظر نہیں۔''

۶...... (البلاغ المبین ص۴، ملفوظات ج۱۰ ص۳۸۸، ۳۸۹) پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ''دوسرے شکریہ گورنمنٹ کا، کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ہم ظاہری طور پر کہتے ہیں۔ بلکہ یہ بات ہمارے اصول میں داخل ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ کے احسانات کا شکریہ دل سے کرتے رہیں۔''

نوٹ: جس طرح مرزائیت کے اور اصول ہیں ان میں سے ایک اصول گورنمنٹ کا شکریہ کرتے رہنا بھی ہے۔ اسی صفحہ پر آگے چل کر لکھتے ہیں کہ: ''پس اگر کوئی مسلمان اس گورنمنٹ سے نافرمانی کرے گا تو وہ میرے نزدیک خدا تعالیٰ کا گنہگار ہے۔'' اس پر آگے چل کر لکھتے ہیں کہ: ''میں کہتا ہوں کہ اگر یہ گورنمنٹ نہ ہو تو ایک دوسرے کو چیر کھائیں۔ (یعنی مسلمان ہمیں چیر کھائیں) اسلامی بادشاہوں نے کیا کچھ کیا اور یہ انگریز نیک نیتی سے انصاف کرتے ہیں۔''

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ مرزا قادیانی کی تحریروں میں انگریز پرستی اور اسلام کشی اور مسلمان حکمرانوں سے بیزاری کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ مسلمان بادشاہوں سے مرزا قادیانی اس لئے خفا ہیں کہ ان کے زمانے میں جس کسی مفتری کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کو قتل کر دیا گیا

اور کچل کر رکھ دیا اور اس کو دوبارہ نہ اٹھنے دیا۔ اگر ہندوستان میں بھی آج اسلامی حکومت ہوتی تو مرزا قادیانی کی نبوت کا فتنہ ہرگز سر نہ اٹھا سکتا۔ بلکہ اسی وقت اٹھتے ہی مسمار ہو جاتا اور آج دنیا میں اس کا نام ونشان نہ رہتا۔ اسی لئے تو انگریزوں کا شکریہ اصول مذہب میں داخل کیا گیا۔ مرزائیوں کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے بھی اسی لئے نفرت ہے کہ وہاں بھی ان کی خیر نہیں۔

رسالہ مذکورہ مسمیٰ (انعام الٰہی ص۶) پر خلیفہ صاحب نے اپنی حقانیت کی دلیل پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: ''اگر وہ (احمدی) واقعہ میں مرتد ہیں اور غیر احمدی واقعہ میں سچے مؤمن ہیں تو اس قرآنی وعدہ کے مطابق ضروری تھا کہ اگر مسلمانوں میں سے پانچ لاکھ احمدی مرتد ہوئے تو کم ازکم پچاس لاکھ عیسائی یا ہندو مسلمان ہو کر ان غیر احمدیوں میں مل جاتا۔ اگر نہیں ہوا تو معلوم ہوا کہ احمدی مرتد نہیں اور غیر احمدی سچے مؤمن نہیں۔''

اس بات کو وہ حضرات خوب اچھی طرح جانتے ہیں جن کا کتب تاریخ سے تعلق ہے۔ یا وہ حضرات جو اخبارات وغیرہ پڑھتے ہیں کہ اخباروں اور رسالوں میں آئے دن یہ خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں کہ آج فلاں ملک میں اتنے کافر مسلمان ہوئے۔ فلاں جگہ اتنے ہندو، عیسائی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ خلیفہ صاحب کی اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ صاحب کتب تاریخ سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ ورنہ یہ ہرگز نہ کہتے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

اگر آج احمدیوں (جو اپنے آپ کو حق پر ثابت کرتے ہیں) غیر احمدیوں کے مقابلہ میں پاسنگ بھی نظر نہیں آتے اور جب سے مرزا قادیانی نے مکاری اور جھوٹی نبوت کی دوکان چلائی ہے۔ تب سے آج تک ان کی پانچ لاکھ کی تعداد ہے ہی نہیں۔ دوسرے یہ کہ اگر ان کے چھوٹے بڑے شیر خوار بچے سب کی میزان لگالی جائے تو بھی ان کی تعداد اتنی نہیں ہوتی تو یہ خلیفہ صاحب کا کہنا کہ اگر پانچ لاکھ احمدی مرتد ہوئے تو اس کے مقابلہ میں کم ازکم پچاس لاکھ احمدیوں میں شامل ہونے چاہئیں تھے۔ یہ صرف ان بھولے بھالے مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے اور دھوکا دینے کے سوا کچھ نہیں۔ مگر

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

چنانچہ سرورِ عالم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے۔کل دوزخ میں جائیں گے مگر ایک فرقہ، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ فرقہ ناجیہ کون ہے۔ ارشاد فرمایا کہ جو صحیح طور پر میری سنت پر عمل کرے اور طریق صحابہ پر چلے۔اب ہم خلیفہ صاحب اور ان کے تمام متبعین سے سوال کرتے ہیں کہ تم اگر اپنے آپ کو حق پر ثابت کرتے ہو تو حضور علیہ السلام کی کون سی سنت پر عمل کرتے ہو اور وہ کون سا عمل اور طریق صحابہ ہے۔جس پر عمل کر کے اپنی حقانیت کی دلیل پیش کرتے ہو۔تمہارے پاس کوئی ایسا معیار نہیں جو سنت مصطفیٰ ﷺ اور طریق صحابہ کے مطابق ہو اور نہ تم پیش کر سکتے ہو تو تمہارا یہ حقانیت کا دعویٰ سراسر لغو اور باطل ہے۔

اب غور طلب بات یہ ہے کہ صحابہ کرام کا طریقہ کیا تھا تو اس بات کا کتب تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے کیا کیا؟ حضرت صدیق اکبرؓ کے زمانہ خلافت میں ہر طرف سے فتنوں نے سر اٹھایا اور مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے ہر فتنہ کا مقابلہ کیا اور تلوار کے ساتھ جہاد کر کے ہر فتنے کو ختم کر دیا۔حضرت سیدنا عمر فاروق اعظمؓ نے جہاد کیا۔کفار کی سرکوبی کی اور حضور ﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ کے متعلق فرمایا۔

ان الشیطان یفر من ظل عمر

کہ شیطان حضرت عمر فاروقؓ کے سائے سے بھاگتا ہے۔

مگر مرزا قادیانی سے تو شیطان ایک دم بھر کے لئے بھی جدا نہ ہوا، اور حضرت علی المرتضیٰ شیر خداؓ کے متعلق ارشاد فرمایا: "انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الّا انه لا نبی بعدی" (بخاری ج ۱ ص ۶۳۳، مسلم ج ۲ ص ۲۷۸)

کہ اے علیؓ! کیا تمہیں پسند نہیں کہ تم میرے نزدیک ایسے ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک، مگر حضرت ہارون نبی تھے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا: "سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی الله وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی" (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۲۷، ترمذی ج ۲ ص ۴۵)

میری امت میں تیس یا قریب قریب ان کے دجال وکذاب پیدا ہوں گے۔ان میں ہر شخص اس بات کا مدعی ہوگا کہ میں خدا کا رسول خدا کا نبی ہوں۔حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔

سلسلہ نبوت مجھ پر ختم ہو چکا۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

چنانچہ خلیفہ صاحب کے والد مرزا غلام احمد قادیانی تمام عمر اپنی نبوت ثابت کرنے کے در پے رہے اور طرح طرح کی تاویلیں بنائیں اور کہا کہ جس طرح حضرت ہارون و دیگر انبیاء بنی اسرائیل، صاحب کتاب نبی کے ماتحت رہ کر تبلیغ کے کام کو سرانجام دیتے تھے۔ اسی طرح امت محمدیہ میں میں ظلی بروزی نبی ہوں۔ صاحب کتاب نبی کوئی نہیں آئے گا۔ مگر تبلیغ کے کام کو انجام دینے کے لئے ظلی نبی آتے رہیں گے۔ یہ بھی عامتہ المسلمین کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ کیونکہ تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ جو انبیاء صاحب کتاب نبی نہ تھے وہ بھی اصل نبی تھے۔ ظلی اور بروزی مجازی نبی نہ تھے۔ اس بات کو مرزا قادیانی بھی بظاہر تسلیم کرتے ہیں کہ صاحب کتاب نبی کوئی نہیں آئے گا۔ (اور مرزا قادیانی اپنے آپ کو ظلی، بروزی نبی ثابت کرتے ہیں) تو وہ کون سی نبوت ہے جس کے متعلق سرور عالم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو ظلی نبی ثابت کیا۔ لیکن ان ہر دو حدیث سے ظلی نبوت کا ہی ابطال ہو رہا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ دعوے صرف اور صرف تن پروری کے تمام ڈھونگ ہیں۔

دوسری بات یہ کہ خلیفہ صاحب نے آیت مذکورہ "یا ایھا الذین آمنو...... الخ!" پیش کر کے اپنی حقانیت کی دلیل دینے کی کوشش کی۔ مگر ہم خلیفہ صاحب اور ان کی تمام ذریت امت مرزائیہ سے سوال کرتے ہیں کہ آئندہ مذکورہ میں ایمان والوں کو خطاب ہے نہ کہ تم لوگوں کو۔ لہٰذا اس آیہ کریمہ کو اپنی حقانیت کی دلیل پیش کرنے سے پہلے اپنا ایماندار ہونا ثابت کریں۔ کیونکہ مذکورہ بالا کتابوں کے (جو مرزا قادیانی کی اپنی لکھی ہوئی ہیں) حوالہ جات سے ثابت ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی نے اقرار کیا ہے کہ جہاد کو نہ تو اب فرض سمجھتا ہے اور نہ ہی آئندہ فرض سمجھے گا۔ لہٰذا جو کوئی فرضیت کا انکار کرے اور حرام کو حلال اور حلال کو حرام کہنے والا تمام اہل اسلام کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

مرزا قادیانی نے اپنی اکثر کتابوں میں جہاد کے حرام ہونے کا ہی فتویٰ دیا ہے کہ جہاد اب جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ صرف یہی دلیل مرزا قادیانی اور ان کی تمام ذریت کے ثبوت کفر کے لئے کافی ہے۔ اب خداوند احکم الحاکمین کلام پاک کی صرف ایک آیت پیش کی جاتی ہے۔ جس

میں اللہ تعالیٰ نے جہاد کا حکم ارشاد فرمایا ہے: "وقاتلوهم حتىٰ لا تكون فتنة ويكون الدين كله لله (البقره:۱۹۳)" ﴿اے مسلمانو! کافروں سے لڑتے رہو۔ یہاں تک کہ فتنۂ کفر باقی نہ رہے اور دین کل اللہ تعالیٰ ہی کا ہو جائے۔ یعنی سارا عالم، اسلام کا مطیع ہو جائے۔﴾

اس سے معلوم ہوا کہ جب تک سارا عالم، اسلام کا مطیع نہ ہو جائے۔ جہاد برابر فرض ہے۔ اس کو منسوخ کرنے کا کسی کو حق ہی نہیں۔ منسوخ کرنا تو صاحب شریعت کا کام ہوتا ہے۔ جب کہ مرزا قادیانی بزعم خود کہتے ہیں کہ میں صاحب شریعت نبی نہیں تو ان کو (یعنی مرزا قادیانی) شریعت کے کسی حکم کے منسوخ کرنے کا کیا حق ہے۔ نیز حدیث ابوداؤد سے ثابت ہوتا ہے۔

"والجهاد ماض منذ بعثني الله الىٰ ان يقاتل آخر هذه الامة الدجال لا يبطله جور جائر ولا عدل عادل (مشكوٰة ص۱۸)" ﴿حضور نے فرمایا جہاد جاری ہے۔ جب سے مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا یہاں تک کہ اس امت کے آخری لوگ دجال سے لڑیں گے۔﴾

اس آیہ کریمہ اور حدیث پاک سے جہاد کی دائمی فرضیت کا ثبوت ہے۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی آیات قطعیہ کا انکار کر رہے ہیں۔ جو کوئی آیات قطعیہ کا انکار کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ویسے تو صرف آیہ کریمہ اور حدیث پاک ہی مرزا قادیانی اور ان کی تمام ذریت کے ثبوت کفر وارتداد کے لئے کافی ہے۔ مگر اب مرزا قادیانی کے دیگر چند عقائد کفریہ پیش کئے جاتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (کشتی نوح ص۲۰، خزائن ج۱۹ ص۱۸) پر لکھا ہے کہ: "مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیوں کر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے۔ نہ قابل اعتراض۔"

دیکھا آپ حضرات نے؟ کہ کس زبان درازی کے ساتھ حضرت بتول مریم کی شان میں گستاخی کی پھر یہ کہ نبی کی والدہ کی شان میں بدکاری کی تہمت لگا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی توہین کی۔ یہ یقیناً کفر ہے۔

اب قارئین کرام غور فرمائیں کہ جو شخص نبی اور نبی کی والدہ کی شان میں ایسی صراحۃً گستاخی کرنے کے بعد بھی اپنے آپ کو مؤمن سمجھے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ بلکہ ایسی گستاخی کرنے والا تو دائرہ اسلام سے خارج اور اپنی سچائی اور حقانیت کی دلیل پیش کرنے میں بالکل جھوٹا اور مفتری ہے۔ کیونکہ قرآن پاک نے حضرت مریم کی پاک دامنی کے متعلق ارشاد فرمایا کہ: ''قد خلت من قبله الرسل وامه صديقه (المائدہ:۷۵)'' ﴿اس سے پہلے بہت رسول ہو گذرے اور اس کی ماں صدیقہ ہے۔﴾

اس آیہ کریمہ میں حضرت مائی صاحبہ کو صدیقہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ: ''ومريم ابنت عمران التى احصنت فرجها (التحریم:۱۲)'' ﴿اور عمران کی بیٹی مریم نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی۔﴾

اس آیہ کریمہ سے بھی حضرت مریم کی پاک دامنی اور بدکاری سے برأت ثابت ہے۔ سورۂ مریم میں کہ جب حضرت جبرائیل امین لباس بشری میں حضرت مریم علیہا السلام کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ: ''قال انما انا رسول ربك لاهب لك غلما زكيه قالت انى يكون لى غلم ولم يمسسى بشر ولم اك بغياً (مریم:۱۹،۲۰)'' ﴿کہا کہ میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔ بولی (مریم) کہ میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو کسی اجنبی آدمی نے ہاتھ تک بھی نہیں لگایا اور نہ میں بدکار ہوں۔﴾

تو جبرائیل امین نے کہا: ''قال كذالك قال ربك هو علّى هين ولنجعله آية للناس ورحمة منا وكان امراً مقضيا (مریم:۲۱)'' ﴿کہا یوں ہی ہے تیرے رب نے فرمایا کہ یہ مجھے آسان ہے اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت اور اس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔﴾

اس آیت کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مریم بالکل پاک دامن ہیں۔ (مرزا قادیانی نے جو یوسف نجار کا حمل قرار دیا ہے وہ سراسر لغو اور باطل ہے اور بہتان عظیم ہے)

اور جب جبرائیل امین نے لڑکے کا پتہ دیا تو حضرت مریم نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے تو

جبرائیل امین۔نے کہا کہ تیرے رب کا حکم ہے اور اس نے فرمایا ہے کہ یہ کام مجھ پر آسان ہے۔اس مقام پر بھی قرآن پاک نے حضرت مائی صاحبہ کی پاک دامنی کا بیان فرمایا۔ذرا اور آگے بڑھیے۔

(حقیقت الوحی ص ۱۰۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۶) پر ہے کہ مرزا قادیانی پر وحی آتی ہے۔

"انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب "یعنی خدا کہتا ہے کہ میں رسول کے (مرزا قادیانی) ساتھ ہوں اور جواب دیتا ہوں اس جواب میں کبھی خطا کرتا ہوں۔کبھی صواب،اس میں اللہ تعالیٰ کو خاطی ٹھہرایا۔

(انجام آتھم ص ٦ حاشیہ،خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰) "عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔مگر حق یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ صادر نہیں ہوا۔"اس میں معجزات کا کھلا انکار ہے۔

(انجام آتھم ص ۷ حاشیہ،خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱) پر ہے کہ:"آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کر دیا ہو۔یا کسی اور ایسی ہی بیماری کا علاج کیا ہو۔"اس مقام پر بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کا صاف انکار کیا ہے۔کیونکہ قرآن پاک میں ہے:وابـــرئ الاکمه والابرص واحیی الموتیٰ باذن الله (آل عمران:٤٩)"

مگر مرزا قادیانی کہتا ہے کہ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہوگا۔قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں حکم ہے کہ آپ نے مادر زاد اندھے کوڑھی کو اچھا کیا۔مرزا قادیانی کا انکار قرآن پاک کا کھلم کھلا انکار ہے۔

اسی (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱) پر ہے کہ:"آپ کا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار تھیں اور کسبی عورتیں تھیں۔جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔"(معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) خاکم بدہن گستاخ نے حضرت عیسیٰ روح اللہ کلمتہ اللہ کے نسب پاک کی ایسی توہین کی کہ زبان میں طاقت نہیں کہ ان الفاظ کو دہرائے۔آپ کے خاندان کی توہین کی کہ وہ ایسے تھے۔پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بھی لکھ دیا کہ جس طرح ان کا وجود ظہور پذیر ہوا۔آپ حضرات غور فرمائیں کہ اس عبارت کو سن کر یا پڑھ کر دوسرا شخص کیا اندازہ لگائے گا۔

(ازالہ اوہام ص ٦٢٩،خزائن ج ۳ ص ۴۳۹) پر ہے کہ:"ایک بادشاہ کے زمانہ میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارے میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست ہوئی۔"نبی تسلیم کرتے ہوئے پھر ان کی پیش گوئیوں پر حملہ کرنا اور جھوٹا بتانا سخت توہین ہے۔اس جملہ سے معلوم

ہوتا ہے کہ جب مرزا قادیانی کی پیش گوئیاں بالکل غلط نکلیں اور مسلمانوں نے اعتراض شروع کیے تو فورا کہہ دیا کہ میری پیش گوئی غلط نکلی۔تو کیا ہوا۔بہت سے انبیاء بھی تو پیش گوئی میں جھوٹے ہو چکے ہیں۔اس طرح اپنے تقدس کو جتانے کے لئے انبیاء علیہم السلام کے تقدس پر حملہ کیا جو صراحتہً کفر ہے۔

(درثمین ص ۵۳) پر ہے کہ۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

اس میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے۔تمام مسلمانوں کا اجتماعی مسئلہ ہے کہ کوئی امتی، کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔چہ جائیکہ اپنے آپ کو نبی مرسل سے بڑھ کر کہے۔

حضرات! مرزا قادیانی کی کتابوں سے چند عبارتیں مشتے از خروارے نمونہ نقل کردیں۔ تمام عبارات کفریہ کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔لہٰذا اسی پر اکتفاء کی جاتی ہے۔

اب قارئین کرام فیصلہ قرآنی پر غور فرمائیں اور مرزا قادیانی کی کتابوں کو دیکھیں کہ اس مفتری، کذاب، مدعی نبوت نے کس بیباکی اور زبان درازی کے ساتھ انبیاء علیہم السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم کی شان میں کیسی گستاخیاں کیں۔پھر بھی دعویٰ کہ ہم سچے مسلمان ہیں اور حق پر ہم ہی ہیں۔کسی نے سچ کہا کہ۔

بادۂ عصیاں سے دامن تر بتر ہے شیخ کا

پھر بھی دعویٰ ہے کہ اصلاح دو عالم ہم سے ہے

یہ کیسے ہوسکتا ہے۔یہ بات تو روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ مرزا قادیانی اور ان کے تمام متبعین کافر اور مرتد ہیں۔

سرور عالم ﷺ نے ایسے لوگوں کے متعلق ارشاد فرمایا: "ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم" ﴿تم ان سے علیحدہ اور انہیں اپنے سے باز رکھو۔تا کہ تم کو گمراہی اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔﴾

اب تمام مسلمانوں سے گذارش ہے کہ ان مرتدین سے بالکل قطع تعلق رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو عمل کی توفیق دے اور بیدین کے فتنے سے بچنے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین!

وما علینا الا البلاغ المبین!